

حدیث میں ہے: «ثم یصلی ما کُتِبَ لہ» (صحیح بخاری: ۸۸۳)
 اور صحیح مسلم میں ہے: «فصلی ما قَدَّرَ لہ» (ترمذی: ۸۵۷)
 اور نماز جمعہ کے بعد چار رکعات نوافل ہیں۔ (صحیح مسلم: ۸۸۱)
 مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: القول المقبول، صفحہ ۶۲۵

حدیث لولاک کی فنی حیثیت

❁ سوال: مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کی ایک کتاب پڑھ رہا تھا۔ آپ نے ایک جگہ تحریر فرمایا ہے کہ حدیث «لولاک لما خلقت الأفلاك» لفظاً اور روایتاً مشکوک ہے۔ آپ کو زحمت دے رہا ہوں کہ ① یہ حدیث کون سی کتاب میں وارد ہوئی؟ ② حدیث کی یہ کتاب احادیث کی کتابوں میں کیا حیثیت رکھتی ہے؟ ③ اس حدیث میں لفظاً کیا سقم ہے؟ ④ اور روایتاً کیا سقم ہے؟

(رشید احمد، ہرنس پورہ، لاہور)

❁ جواب: یہ حدیث مسند دہلی میں ہے۔ اس کی سند میں راوی عبدالصمد بن علی بن عبداللہ بن عباس کے بارے میں عقلی نے کہا کہ اس کی حدیث غیر محفوظ ہے اور یہ روایت صرف اسی کے واسطے سے معروف ہے اور صنعانی نے الأحادیث الموضوعة صفحہ ۷ میں اس کو من گھڑت قرار دیا ہے۔ مسند دہلی میں ہر قسم کی روایات میں چھان بین کی ضرورت ہے بالخصوص جب کوئی حدیث صرف اس کتاب میں ہو تو مزید تتبع کی محتاج ہوتی ہے اور یہ بات بداہتہً معروف ہے کہ آپ ﷺ کی تشریف آوری سے قبل کائنات کا وجود تھا تو پھر نص روایت کی کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے، یہ لفظاً سقم ہے۔ اس سلسلے میں حال ہی میں ماہنامہ 'محدث' میں ایک مقالہ شائع ہوا ہے جس کا مطالعہ مفید ہوگا۔☆

❁ سوال: سورہ جمعہ میں آتا ہے کہ "جب تمہیں نماز جمعہ کے لئے بلایا جائے تو دوڑ کر آؤ اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔" تو آیا کیا اس آیت کی روشنی میں پہلی اذان خطبہ شروع ہونے سے ۲۰،۱۵ منٹ پہلے دی جاسکتی ہے (یعنی جمعہ کے لئے دو اذانیں) ایک خطیب صاحب فرماتے ہیں کہ صرف ایک اذان ہی دی جائے، لیکن اگر ایک اذان ہی دی جائے تو پھر اس آیت کا کیا